سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۸ جولائی بوقت ۸ بجے صبح۔ پرسوں حضور کو کچھ ضعف اور بے چینی کی شکایت رہی اور کل طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ کل رات شروع میں نیند آ گئی۔ مگر ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک نیند اچاٹ رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

جلد ۵۲/۱۷ | ۹ وفا ۱۳۴۲ ہش ۔ ۱۷ صفر ۱۳۸۳ھ ۔ ۹ جولائی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۶۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر ایمان باللہ کے اثرات ظاہر نہ ہوں تو ماننا نہ ماننا برابر ہے

حقیقی ایمان گناہوں کی میل کچیل کو صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں

"یہ دھوکہ جو انسان کو لگتا ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے باوجودیکہ عملی شہادت اس ایمان کے ساتھ نہیں ہوتی درحقیقت یہ بھی ایک قسم کی مرض ہے جو خطرناک ہے۔ مرض دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مرض مختلف ہوتی ہے۔ یہ وہ ہوتی ہے جس کا درد محسوس ہوتا ہے جیسے دردِ سر یا درد گردہ وغیرہ۔ دوسری قسم کی مرض مرضِ مستوی کہلاتی ہے۔ اس مرض کا درد محسوس نہیں ہوتا۔ اور اس لئے مریض ایک طرح اس کے علاج سے تساہل اور غفلت کرتا ہے۔ جیسے برص کا داغ ہوتا ہے۔ بظاہر اس کا کوئی درد اور دکھ محسوس نہیں ہوتا لیکن آخر کو یہ خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے پس خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا ہے' ایک قسم کی مرضِ مستوی ہے۔ صرف رسم و عادت کے طور پر مانتا ہے یا یہ کہ باپ دادا سے سنتا تھا کہ کوئی خدا ہے اس لئے مانتا ہے۔ اپنی ذات پر محسوس کر کے کب اس نے اللہ تعالیٰ کا اقرار کیا؟ یہ اقرار جس دن اس رنگ میں پیدا ہوتا ہے ساتھ ہی گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں جب تک آثار ظاہر نہ ہوں' ماننا نہ ماننا برابر ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یقین نہیں ہوتا اور یقین کے بغیر ثمرات ظاہر نہیں ہو سکتے دیکھو جن خطرات کا انسان کو یقین ہوتا ہے ان کے نزدیک ہرگز نہیں جاتا مثلاً یہ خطرہ ہو کہ گھر کا شہتیر ٹوٹا ہوا ہے تو وہ کبھی اس کے نیچے جانے اور رہنے کی دلیری نہ کرے گا۔ یا یہ معلوم ہو کہ فلاں مقام پر سانپ رہتا ہے اور وہ رات کو پھر ابھی کرتا ہے تو کبھی یہ رات کو اٹھ کر وہاں نہ جائے گا کیونکہ اس کے نتائج کا قطعی اور یقینی علم رکھتا ہے۔ پس اگر خدا تعالیٰ کو مان کر ایک پیسہ کے سنکھیا جتنا بھی اثر اور یقین نہیں ہوتا تو سمجھ لو کہ کچھ بھی نہیں مانتا۔ اور اصل یہ ہے کہ ساری خرابی کی جڑھ گیان کی کوتاہی ہے"۔

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی صحت

ربوہ ۸ جولائی۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف بڑھ گئی ہے۔ بازو میں درد بدستور ہے نیز بلڈ پریشر بھی زیادہ ہو گیا ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائے صحت جاری رکھیں۔

مبلغ یوگنڈا مکرم مرزا محمد ادریس صاحب آج شام ربوہ تشریف لا رہے ہیں

مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ یوگنڈا ساڑھے دس سال فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج ۸ جولائی ۱۹۶۳ء کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس پہنچ رہے ہیں۔ احباب ربوہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اسٹیشن پر ساڑھے پانچ بجے شام تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۶ جولائی (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ ۶ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ پیشاب کی سوزش میں تو کسی قدر کمی ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ کبھی کبھی گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ پیشاب کی مقدار تو کافی ہوتی ہے مگر یہ احساس جاری ہے کہ کچھ حصہ پیشاب کا مثانے کے اندر رہ گیا ہے۔ صبح شام دونوں وقت ٹیکے لگ رہے ہیں۔ فی الحال ڈاکٹروں نے اپریشن کا خیال ترک کر دیا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ جولائی ۶۳ء

قرآنِ کریم نے حضرت عیسیٰؑ کا صحیح مقام پیش کیا ہے

ایک حالیہ گذشتہ اداریہ میں ہم نے ابن اللہ کی تشریح کے زیر عنوان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف تفسیر کبیر جلد چہارم سے ایک حوالہ پیش کیا تھا کہ ابن اللہ یہودیوں میں ایک عام محاورہ تھا جیسا کہ یوحنا باب ۴۱-۴۲ سے ثابت ہوتا ہے جہاں یہودیوں نے یسوع سے کہا تھا کہ ہمارا ایک باپ ہے اور یسوع نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے یہودیوں پر یہ الزام لگایا تھا کہ اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھے محبت رکھتے اسلئے کہ میں باپ سے نکلا اور آیا ہوں کیونکہ میں آپ سے نہیں آیا بلکہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔

اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کا باپ ہونا مسیح کی خصوصیت نہیں تھی بلکہ ہر نیک انسان اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہلاتا تھا۔ اور یہ محاورہ دوسری اقوام میں بھی استعمال ہوتا ہے بلکہ ہندو تو اللہ تعالیٰ کے لئے "ماں" اور "شوہر" کے مزید الفاظ بھی آتے ہیں۔ پھر ہم نے بتایا تھا کہ قرآن کریم نے بھی بڑی احتیاط کے ساتھ اس محاورہ کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اپنے باپوں سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ کرو جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے تصور کے لئے قرآن کریم نے ایک معیار پیش کیا ہے اور یہ معیار وہی ہے جو قدیم قوم میں پہلے ہی سے رائج ہے یعنی "باپ" ہونا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے بیان کر دیا ہے کہ "باپ" کی محبت محض ایک ناپنے کا پیمانہ ہے یہ محبت بھی اس سے بہت پست ہے جتنی محبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان کو ہونی چاہیئے اس لئے قرآن کریم میں صرف یہ نہیں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اسی مقدار میں کرو جس مقدار میں تم اپنے آبا کا ذکر کرتے ہو بلکہ یہ فرمایا ہے کہ "بلکہ اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو" تا ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ کا درجہ محبت باپ۔ ماں۔ بیٹے بیٹی بھائی۔ شوہر وغیرہ تمام رشتہ داروں کی محبت کے درجات سے بہت ارفع اور اعلیٰ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے؟ یہی کہ اپنے والدین۔ جورو اپنی اولاد۔ اپنے نفس، غرض ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضاء کو مقدم کر لیا جاوے چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو کہ جیسا تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو۔ اب یہاں یہ امر بھی غور طلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم نہیں دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو بلکہ اس لئے یہ سکھایا ہے کہ نصاریٰ کی طرح دھوکہ نہ لگے اور خدا کو باپ کر کے پکارا نہ جائے اور اگر کوئی کہے کہ پھر باپ سے کم درجہ کی محبت ہوئی تو اس اعتراض کے رفع کرنے کے لئے اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا رکھ دیا۔ اگر اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا نہ ہوتا تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا مگر اب اس نے اس کو حل کر دیا جو باپ کہتے ہیں وہ کیسے گرے کہ ایک عاجز کو خدا کہہ اٹھے۔

بعض الفاظ ابتلا کے لئے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کو نصاریٰ کا ابتلا منظور تھا اس لئے ان کی کتابوں میں انبیاء کی یہ اصطلاح ٹھہر گئی مگر چونکہ وہ حکیم اور علیم ہے اس لئے پہلے ہی سے لفظ آب کو کثیر الاستعمال کر دیا۔ مگر نصاریٰ کی بدقسمتی کہ جب مسیح نے یہ لفظ بولا تو انہوں نے حقیقت پر حمل کر لیا اور دھوکا کھا لیا حالانکہ مسیح نے یہ کہہ کر کہ تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ تم اِلٰہ ہو اس شرک کو مٹانا چاہا اور ان کو سمجھانا چاہا مگر نادانوں نے پرواہ نہ کی اور ان کی اس تعلیم کے ہوتے ہوئے بھی ان کو ابن اللہ قرار دے ہی لیا۔"

(ملفوظات جلد سوم ص [illegible])

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا درجہ اتنا بلند ہے کہ تمام رشتہ داروں کی محبت کے درجات اس سے بہت پست ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کی محبت ایک سمندر ہے جس کے مقابلہ میں تمام دنیوی تعلقین جن میں ماں باپ بھائی بہن۔ شوہر اور بیوی بھی شامل ہیں گو محبت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس سے واضح ہے کہ موجودہ عیسائیت کا تصور الٰہی کتنا کمزور اور ضعیف ہے۔ باپ کی محبت تو اللہ تعالیٰ کی محبت کے پاسنگ بھی نہیں مگر چونکہ پہلے لوگوں میں مادی تعلقات کو ہی بڑی اہمیت دی جاتی تھی اور خاندان یا قبیلہ کا باپ ہونا ان کے نزدیک ایک بہت بڑا رتبہ ہوتا تھا اس لئے اہل مذہب نے ان ناپختہ ذہنوں کی تعلیم و تربیت کے لئے خدا تعالیٰ کی محبت کو باپ۔ ماں۔ شوہر وغیرہ دنیوی بہترین رشتہ داروں کی محبت سے بطور استعارہ کے استعمال کیا۔ مگر جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوپر کے حوالہ میں فرمایا ہے عیسائیوں نے بدقسمتی سے یہ غلطی کھائی کہ یسوع کو سچ مچ خدا تعالیٰ کا بیٹا بنا دیا اور پھر اس پر ایک خیالی فلسفہ کی بنیاد رکھ کر تین میں ایک اور ایک میں تین خداؤں کا نظریہ پیش کیا۔

آخر قرآن کریم نے دنیا کو اس غلطی سے نکالا اور بتایا کہ باپ کا لفظ تو محض ایک پیمانہ ہے اور ایک حد فاصل ہے ورنہ باپ کے ساتھ جو محبت ہوتی ہے وہ تو کوئی ایسی بڑی محبت نہیں ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی بے پناہ محبت ثابت ہو بلکہ یہ تو صرف اس تصور محبت کے راستہ میں ایک ادنیٰ درجہ کی منزل ہے مگر عیسائیوں نے غلطی سے اس کو حقیقت ہی سمجھ لیا اور خدا تعالیٰ اور یسوع میں سچ مچ ایسا ہی رشتہ قائم کر دیا جیسا کہ دنیوی باپ بیٹوں کا رشتہ ہوتا ہے۔

قرآن کریم نے یہی نہیں کیا کہ یسوع کے بیٹے ہونے کی حقیقت واضح کر دی بلکہ اس نے یسوع مسیح یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اس کی والدہ اور روح القدس کی حقیقت کو بھی واضح کر دیا اور بتایا کہ اقنوم کا عیسائی فلسفہ نہایت بودا ہے۔ اس میں ذرا بھی حقیقت نہیں۔ اس سے بڑھ کر قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا صحیح مقام غیر مبہم الفاظ میں پیش کر دیا جیسا کہ ہم نے سورہ مائدہ کی آیات پیش کر کے بتایا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور انکی والدہ ماجدہ انسان تھے طعام کھاتے تھے اور ہر بات میں انسانوں کی طرح عمل کرتے تھے ان میں کوئی ایسی خصوصیت نہیں تھی جس سے انکی الوہیت پر دلیل قائم ہو سکتی ہو۔ سورہ مائدہ کی ان آیات کا ترجمہ ہم ذیل میں پھر نقل کر دیتے ہیں:-

"ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو مسیح ابن مریم ہے حالانکہ مسیح نے تو کہا کہ اے بنی اسرائیل میرے اور اپنے رب کی عبادت کرو یقیناً جو اللہ کے ساتھ شریک بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تینوں میں سے تیسرا ہے حالانکہ کوئی خدا نہیں ہے سوا واحد خدا کے اور اگر اس سے باز نہ آئے جو وہ کہتے ہیں تو البتہ ان لوگوں کو ضرور عذاب الیم ملے گا۔ کیا پس وہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں پھرتے اور اس کی بخشش نہیں مانگتے حالانکہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اور مسیح ابن مریم سوا رسول کے اور کچھ نہیں ان کے پہلے بھی رسول ہو چکے ہیں اور آپکی والدہ صدیقہ ہیں۔ دونوں دوسرے انسانوں کی طرح طعام کھاتے تھے۔ اے مخاطب دیکھ ہم ان کے لئے کس طرح آیات بیان کرتے ہیں اور دیکھ وہ کس طرح الٹے پھرے جاتے ہیں۔ ان سے کہو کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے معبودوں کو پوجتے ہو جو نہ تم کو ضرر پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع حالانکہ اللہ تعالیٰ سمیع وعلیم ہے۔ ان سے کہو کہ اے اہل کتاب حق کے علاوہ اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اس قوم کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے گمراہ ہوئی اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کیا اور وہ درست راستہ سے گمراہ ہو گئے۔ الخ"

(الفضل ۷/۶۲ ص ۵۰۳)

قرآن کریم نے اپنے ان الفاظ میں یسوع مسیح (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) کی صحیح تاریخی صورت کو پیش کر دیا ہے۔ کیا یہ قرآن کریم کی صداقت کا ثبوت نہیں ہے کہ آج جس مسیح ابن مریم کو یورپ کا سائنسی اور ترقی یافتہ ذہن دیکھنا چاہتا ہے اسکی ہو بہو تصویر آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے ہی قرآن کریم نے پیش کر دی ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا حرف حرف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے وحی کیا ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ایک مسلمان کے لئے لازمی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسی طرح مانے جس طرح قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ اس لئے تیرہ چودہ سو سال سے مسلمان یسوع مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وہ علم رکھتے ہیں جس کو آج مغربی مفکرین تلاش کرنے لگے ہیں۔

اگر کوئی بدنصیب یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے بلکہ نعوذ باللہ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا کلام ہے جس کو

(باقی ص۵ پر)

احمدیہ مسجد لنڈن — خطۂ نار میں امن و سکون کی جنت

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

مسجد فضل لنڈن یورپ میں سب سے پہلی احمدیہ مسجد ہے جو ساؤتھ فیلڈ پٹنی میں واقع ہے اس کا سبز رنگ کا نہایت خوبصورت گنبد دور سے نظر آتا ہے۔ مسجد کی عمارت سادہ طرز کی ہے جو مکان ۶۳ میلروز روڈ کے ملحقہ باغیچہ میں بنی ہوئی ہے۔ یہ شہر کے شور و شغب سے علیحدہ ایک خاموش مقام ہے ۱۹۵۵ء کے سفر یورپ میں قیام لنڈن کے دنوں میں مجھے کئی دفعہ ضروری کاموں کے لئے اپنی جائے قیام سے ریلوے سٹیشن پٹنی تک پیدل جانا اور آنا پڑتا تھا۔ واپسی پر بہت سے موڑوں کے بعد جب وہ مقام آتا تھا جہاں سے ہماری مسجد آتی تھی تو دل باغ باغ ہوجاتا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب منزل ختم ہو رہی ہے اور میں بہشت میں داخل ہو رہا ہوں۔ میری بات پر احباب متعجب نہ ہوں کہ یہ بہشت کیسے ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مشرکین نے آگ میں ڈال دیا تھا۔ تو وہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے گلزار بن گئی تھی ویسا ہی یہ واقعہ ہوچکا ہے۔ جس کو تقریباً چار ہزار سال ہوتے ہیں۔ تو اس مسجد کا ایسے مقام پر واقعہ ہونا جہاں پر ابلیسی طاقت نے پورے طور پر قبضہ کر لیا ہوا ہے۔ جس کے بل پر وہ لوگ اس کے سوا کچھ نہیں جانتے کہ دن رات آگ سے کھیلیں۔ اور جن کا عقیدہ توحید باری تعالےٰ کے منافی ہے۔ ایسے مقام پر ہماری مسجد واقعہ ہوئی ہے جو بقعہ نور ہے۔ جہاں پر توحید خالص کا سبق ملتا ہے جہاں پر ذکر الٰہی میں وہ لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے کہ ہمارا رب محسن ہزاروں پردوں میں مستور ہے نظر آنے لگتا ہے۔ میں اس مقام کو اگر بہشت نہ کہوں تو کیا کہوں۔

نجم الثاقب کی طاقت ہے کہ اس دوزخ کو بیان کروں کہ جو ابن اللہ کے گمراہ کن عقیدہ کی وجہ سے دنیا میں واقع ہو رہا ہے جب ہم اپنی چھوٹی عمر میں قرآن کریم میں پڑھا کرتے تھے۔

تکاد السموات یتفطرن
منہ و تنشق الارض و تخر
الجبال ھدا ہ ان
دعوا للرحمٰن ولدا ہ

یعنی وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ خدائے رحمٰن نے بیٹا بنالیا ہے جو سخت بات ہے قریب ہے کہ آسمان پھٹ کر گر جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر گر جائیں گے) ہمیں سمجھ نہ آتا تھا کہ خدا تعالیٰ کو اس عقیدہ کے خلاف اس قدر ناراضگی کیوں ہے۔ لیکن جب کچھ ہوش سنبھالا تو معلوم ہوا کہ اس عقیدہ کے واعظ تمام دنیا پر پھیل گئے ہیں۔ اور اس عقیدہ کے حامل لوگوں کو اس قدر اقتدار حاصل ہوگیا کہ اسلام کے نام لیوا ان کے چنگل میں پھنسے ہوئے نظر آرہے ہیں اس وقت قرآن کا نور نظر آیا کہ جس میں ایسے زمانہ کے وقوع پذیر ہونے کی خبر مذکور تھی جیسا کہ فرماتا ہے۔

وحرام علی قریۃ
اھلکناھا انھم لا
یرجعون ہ حتی اذا
فتحت یاجوج وماجوج
وھم من کل حدب
ینسلون ہ

یعنی وہ عذاب کی لادیں آنے والی بستیاں جن کے لوگوں کو ہم نے ان کی بدکرداریوں اور سرکشیوں کی وجہ سے ہلاک کردیا تھا۔ ان کا دوبارہ دنیا پر لوٹ آنا ان پر حرام کردیا گیا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض روحانی برکت کے ہوتے ہوئے یہ بدکردار قومیں بذریعہ اپنی بری تاثرات کے زندہ نظر آنے لگیں۔ البتہ یہ بات مقدر کی گئی ہے۔ کہ ایک زمانہ وہ آئے گا جب یاجوج اور ماجوج۔ یعنی آگ سے کام لینے والے لوگ جن کے اندرونی خواص میں مادہ آتش بھرا ہوا ہے دنیا میں پھیل جائیں گے گویا وہ ایسا وقت ہوگا جب یاجوج وماجوج کی ابلیسی تاثرات کی وجہ سے تمام بدکردار قومیں دوبارہ زندہ نظر آنے لگیں گی۔ اس زمانہ یاجوج ماجوج میں ہر قسم کی بدیاں پھیل جائیں گی۔ اور ایسا معلوم ہوگا کہ وہ ہلاک شدہ قومیں جن کا ذکر خدا کی کتابوں میں آیا ہے دوبارہ زندہ ہوکر کرۂ زمین پر چلتی پھرتی نظر آرہی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جملہ ہلاکت خیز عذاب جس سے وقتاً فوقتاً مختلف قومیں ہلاک کردی گئی تھیں۔ اس وقت صفحۂ دنیا پر واقع ہو رہے ہیں۔ طوفان نوح کے بار بار نمونے نظر آرہے ہیں۔ لوط کی قوم کو ہلاک کرنے والے زلزلہ کے ان گنت نمونے نظر آرہے ہیں۔ قحط دنیا پر اس قدر مسلط ہوا ہے کہ کوئی رستگاری نظر نہیں آتی۔ طاعون کی پیدا کردہ تباہی بھلائی نہیں جاسکتی جنگ عظیم کی ہلاکت خیزیوں کی داستانوں سے یہ دنیا کی زندگی تلخ نظر آتی ہے۔ اور زبان سے نکلتا ہے کہ اے کاش ہم اس زمانہ سے پہلے ہی گزر جاتے۔ ابھی اس پر بس نہیں بلکہ ایسی جنگ کا خوف دامنگیر ہے۔ جو تو نہ قیامت کہلا سکتی ہے۔

ابلیسی تحریکات جو جہنم میں داخل کرنے کا موجب ہیں اس کا منبع یورپ ہے جہاں یاجوج ماجوج پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں تمام دنیا میں پھیل کر ابلیسی دھوئیں کو پھیلا رہے ہیں۔ اور اس طرح پر کل دنیا کو جہنم بنا رہے ہیں۔ اور اہل دنیا کو اس جہنم میں دھکیل رہے ہیں۔ اور ابلیس کے پروگرام کو پورا کر رہے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کے اس مقام سے پتہ چلتا ہے۔

ولقد خلقناکم ثم
صورنکم ثم قلنا
للملئکۃ اسجدوا
لادم فسجدوا الا
ابلیس۔ لم یکن من السجدین ہ
قال ما منعک الا تسجد
اذ امرتک ؕ قال انا خیر
منہ خلقتنی من نار و
خلقتہ من طین ہ قال
فاھبط منھا فما یکون
لک ان تتکبر فیھا فاخرج
انک من الصاغرین ہ
قال انظرنی الی یوم
یبعثون ہ قال انک
من المنظرین ہ قال فبما
اغویتنی لاقعدن لھم
صراطک المستقیم ہ ثم
لاتینھم من بین
ایدیھم و من خلفھم
وعن ایمانھم وعن
شمائلھم ولا تجد
اکثرھم شاکرین ہ قال
اخرج منھا مذءوما
مدحورا ہ لمن تبعک
منھم لاملئن جھنم
منکم اجمعین ہ

اور یقیناً ہم نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تمہیں ظاہری اور باطنی طور پر خوبصورت بنایا یعنی مخلوق کے لحاظ سے تمہارے مقام کو بلند کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے تم میں سے ایک شخص آدم کو چنا اور اس کے لئے فرشتوں کو خدمت میں لگ جانے کا حکم دیا۔ پس انہوں نے تعمیل کی۔ مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اور سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ (اے ابلیس) تجھے کس بات نے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا۔ درآں حالیکہ تو حکم دیا گیا ابلیس نے عرض کیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اس (یعنی آدم سے) بہتر ہوں کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے۔ یعنی میری بناوٹ آتشی ہے۔ اور اس کو (آدم کو) مٹی سے پیدا کیا ہے یعنی اس کی جبلت طینی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تو اس مقام سے جہاں تو پہنچا ہوا ہے نیچے اتر جا اور تجھے واجب نہ تھا کہ اس مقام میں ہوتے ہوئے تکبر کرتا۔ پس تو فرشتوں کی قطار سے نکل جا۔ یقیناً تو ذلیلوں میں رہنے کے لائق ہے۔ یعنی میرے اطاعت گزار

پیارے امام کی پیاری باتیں

وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سننے اور پڑھنے کے لئے بے تاب نہیں رہتا۔ آپ کی اس پیاس کو

"الفضل"

بہت حد تک دور کرسکتا ہے۔ کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

فرشتوں میں تیرا مقام نہیں ہے ابلیس نے عرض کیا کہ اے خدا تجائے تو مجھے اس مقام سے نیچے نہ گرا مجھے اس میں اس وقت تک رہنے دے جبکہ لوگ زندہ کھڑے کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یقیناً تو ڈھیل دئے جانے والوں میں شمار ہوگا اس پر ابلیس نے کہا کہ اے اللہ چونکہ تو نے مجھے اپنی طرف آنے سے روک دیا ہے میں بھی نسل آدم کے لئے تیری راہ مستقیم میں روک بن کر بیٹھ جاؤں گا یہاں تک ہی نہیں بلکہ میں ان پر آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں سے تخریبی حملہ کروں گا پس تو دیکھ لیگا کہ اکثر ان میں سے ناشکرے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تیرا یہ تخریبی عزم ہے پھر تو اس مقام سے دفع ہو جا۔ اس حال میں کہ تو بُرے نام والا ہے اور مجھ سے دور کیا گیا ہے۔ تو دیکھ جو کوئی ان میں سے تیری تابعداری اختیار کرے گا وہ تمہارا کھلائیگا پس میں تم سب کو ملا کر جہنم میں داخل کرتے ہوئے جہنم کو بھر دوں گا۔ مجھے کچھ پرواہ نہ ہوگی کہ کتنے نفس جہنم میں پڑ رہے ہیں۔

ان آیات سے صاف واضح ہو گیا کہ ابلیس کا عزم پکا تھا اور وہ اپنی قوت کے لحاظ سے انتہائی غالبیت کو پہنچ چکا تھا۔ اس کے بڑے عزم کا ابتدائی کرشمہ یہ تھا کہ اس نے قابیل کے اندر حسد کی آگ داخل کرکے ہابیل کو قتل کروا دیا تھا۔ آج اس نے ہزاروں قابیل پیدا کر دئے کہ جن کے ہاتھوں لاکھوں انسانوں کو ہلاکت کا مزہ چکھا دیا۔ یہ کل کی ہی بات ہے کہ ہٹلر نے انگریزوں کی غارتگری کا بے مثال کرشمہ دکھلایا پھر انگریزوں کے غصہ کو بھڑکایا اور رائل ایئر فورس کے ذریعہ جرمن کی بستیوں پر وہ بمباری کی کہ الامان پھر جاپان نے امریکی بلاک کے خلاف بغض و حسد کا جوش نکالا اور برما وغیرہ علاقوں میں خونریز جنگ ہوئی کچھ ایسا معلوم ہونے لگا تھا کہ جاپان ہندوستان پر بھی قابض ہو جائے گا لیکن اس قوم کے سربراہ نے جن کی تعلیم تھی کہ اگر کوئی تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری گال سامنے پیش کر دے۔ ایٹم بم کے ذریعہ جاپان کی خاطر کی اور دو بموں کے ذریعہ ۸۸ ہزار انسانوں کو ہلاک کر دیا۔

باوجودیکہ دوسری عالمگیر جنگ کو ختم ہوئے سترہ سال ہو چکے ہیں لیکن اس کے دبے ہوئے شعلے پھر بھڑک اٹھنے کو ہیں۔ اور ایسی آتشی جنگ کا خطرہ درپیش ہے کہ جس کی وجہ سے انسانوں کی زندگیوں کا خاتمہ ہی نظر آتا ہے بلکہ زمین میں ایسے تغیرات کا بھی امکان ہے کہ یہ لوگوں کے لئے بسنے ہی کے قابل نہ رہے۔

خلاصہ یہ کہ یہ کرۂ ارض یاجوج ماجوج کے ذریعہ خطہ نار نظر آتا ہے اور اس آگ کا منبع یورپ ہے اور لنڈن سب سے بڑا منبع ہے۔ پس ایسے منبع نار کے اندر ہماری احمدیہ مسجد کا قیام بمنزل جنت کے ہے جس میں داخل ہونے والا صحیح مومن امن و سکون اور سکینت قلب محسوس کرتا ہے اور ذکر الٰہی کرتے ہوئے دیدارِ الٰہی کر لیتا ہے اور بہشت کی ٹھنڈی ہوا سے بہرہ اندوز ہوتا ہے۔

یہ مسجد لنڈن اور اس کا باغیچہ یونہی مقامِ بہشت نہیں بن گیا بلکہ یہ حضرت امام جماعت احمدیہ اور ان کے متبعین کی انتھک کوششوں اور دردبھری دعاؤں کے نتیجہ میں بنا ہے جب تک سچی کوشش اور مخلصانہ دعائیں نہ ہوں اس قسم کا بہشت میسر نہیں آ سکتا جیسا کہ آیاتِ ذیل سے ثابت ہوتا ہے

انّ الابرار یشربون من
کاسٍ کان مزاجھا کافوراً
عیناً یشرب بھا عباد اللہ
یفجرونھا تفجیراً

یعنی نیکیوں میں بڑھنے والے لوگ اس پیالہ سے پیتے ہیں جس کا مزاج کافوری ہے۔ وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے خاص بندے پیتے ہیں جسے وہ اپنی محنت شاقہ سے پھاڑ کر نکالتے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کے کاموں کو اختیار کرتے ہیں جن میں سے ایک جہاد بھی ہے اور تی زمانہ قلمی جہاد ہے جس میں اسلام کی حقانیت ظاہر کی جاتی ہے اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے یہ مسجد تبلیغِ اسلام کا مرکز بھی ہے جہاں سلسلہ احمدیہ کے عالم بطور مبلغ متعین ہوتے ہیں جو تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ تبلیغی کام سرانجام دیتے ہیں اور اس مسجد میں نمازیں ادا کرتے ہوئے ہدایت خلق کے لئے دعائیں کرتے ہیں تاکہ مخلوقِ خدا آتشی جنگ کی ہلاکت سے بچ جائے۔ چنانچہ ان دعاؤں کی برکت اس واقعہ سے معلوم ہو جاتی ہے کہ جن دنوں دوسری عالمگیر جنگ زوروں پر تھی اور ہٹلر کی فوج لنڈن پر کثرت سے بمباری کر رہی تھی جس سے لنڈن کی عمارتیں مسمار ہو رہی تھیں اور لوگوں کی جانوں کا نقصان ہو رہا تھا ان دنوں سلسلہ احمدیہ کی جانب سے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مبلغ کے طور پر مسجد ہذا میں مقیم تھے۔ لنڈن کے اس علاقہ پر بھی بموں کی بارش ہوئی اور مسجد کے ارگرد کی کئی عمارتیں مسمار ہو گئیں اور آگ کی بھینٹ میں آ گئیں لیکن خدا تعالیٰ نے مسجد اور اس کے ملحقہ مکان اور اس میں بسنے والے مبلغ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو بموں سے محفوظ رکھا اور وہ مقام جس کا اردگرد دوزخ بنا ہوا نظر آتا تھا گلزار اور آتش بنا دیا۔ پس یہ زندہ مثال ہے میرے خیال کی تصدیق کی کہ ہماری مسجد لنڈن وہاں کی مخصوص فضا اور ماحول کے لحاظ سے بمنزلہ مقام بہشت ہے وللہ الحمد +

—

لہ اس سے مراد بعثت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت تھا جبکہ حضور کی آمد کی برکت سے لاکھوں مردوں کو جو شرک کی موت سے مر چکے تھے زندہ کیا گیا بعثت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت تک ابلیس کی دلت پردے تمام دنیا پر شرک پھیل گیا تھا یہاں تک کہ خدا کا سب سے پہلا گھر بھی ۳۶۰ بتوں کی پوجا کئے جانے کا مقام بن گیا تھا۔ اہل تورات یعنی یہود دنیا پرست حریص اور خدائی کتاب تورات کو محرف مبدل کر چکے تھے اور اہل انجیل تین خداؤں کے عقیدہ کے حامل ہو چکے تھے اور مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دینے لگ گئے تھے +

دعائے مغفرت

شیخ منور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین کی والدہ ماجدہ بقضاء الٰہی ۲۶/۲۷ جون کی درمیانی شب کو رحلت فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کی عمر ۷۰ سال تھی۔ نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ اور مخیر تھیں۔ محلے کے سب غرباء و مساکین کا خیال رکھا کرتی تھیں۔

جملہ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین +

خاکسار عبدالعزیز وینس شاہد مربی منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

—

درخواستِ دعا

میرے لڑکے عزیز فضل الرحمٰن طاہر سٹوڈنٹ گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ کا فائنل امتحان (E. E. M) ۱۲ جولائی سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب کرام۔ بزرگان سلسلہ اور دیار محبوب۔ قادیان کے درویشان کی خدمت میں التجا ہے کہ اس امتحان میں عزیز کی کامیابی کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

قاضی عبدالرحمٰن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

—

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع جہلم کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس

ضلع جہلم کی مجالس خدام الاحمدیہ کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹ جولائی تا ۲۶ جولائی ۱۹۶۳ء بمقام مسجد احمدیہ جہلم منعقد ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مکرم و محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ اور مکرم مولوی محمد نذیر صاحب لائلپوری کے تشریف لانے کی توقع ہے۔ تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع جہلم سے خصوصاً اور بیرون ضلع سے عموماً درخواست ہے کہ وہ اس تقریب میں خود بھی تشریف لادیں اور اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ خدام لانے کی کوشش کریں اور اس کلاس میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کریں۔ تربیتی کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی ازحد ضروری ہے۔ اس لئے مجالس ضلع کو اس امر کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام شمولیت کر سکیں۔

قیام و طعام کا انتظام مجلس مقامی کے ذمہ ہوگا البتہ موسم کے مطابق بستر اور ایک پنسل اور نوٹ بک (نوٹ لینے کے لئے) ہمراہ لاویں۔

(خاکسار محمد احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جہلم)

—

چندہ اشاعت لٹریچر انصار اللہ
ماہ جولائی میں سو فیصد وصول کیا جائے

مجلس انصار اللہ کے لازمی چندہ جات میں ایک چندہ اشاعت لٹریچر ہے جس کی شرح ایک روپیہ فی رکن سالانہ مقرر ہے۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ چندہ پورے کا پورا ماہ جولائی ۶۳ء میں وصول کر لیا جائے۔ عہدیداران مہربانی فرما کر تمام اراکین میں اس کا اعلان کر دیں اور اس ماہ میں یہ چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اشاعت کا کام اس قدر وسیع ہے کہ جس قدر بھی رقم ہو کم ہے۔ لہٰذا یہ چندہ جس کی شرح بھی زیادہ نہیں۔ اس ماہ کے اندر اندر ضرور وصول کر لیں۔ جزاکم اللہ۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

27

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پُرشوکت علم کلام

مرزا صاحب کا لٹریچر طلب حق کے اضطراب سے تڑپنے والوں کے لئے صندل دکافور ہے اسے عیسائی آبادی کی زبانوں میں منتقل کرکے کثرت سے شائع کیا جائے۔ (اخبار وکیل امرتسر)

مکرم عبدالحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ

ایک وقت تھا جب عیسائیت اسلام پر بڑے زور شور سے حملہ آور تھی۔ عیسائی مصنفین ہر ڈھنگ اور ہر طریق سے اسلام کے خلاف کوشاں تھے دنیا جہاں کے عیوب اور ہر قسم کے نقائص اسلام کی طرف منسوب کئے جاتے تھے پادری صاحبان ہر جگہ اسلام کو مٹانے میں مصروف تھے۔ وہ عیسائیت کو تمام خوبیوں کی جامع قرار دیتے اور عیسائیوں کے دنیوی عروج کو اس کے ثبوت میں پیش کرتے تھے اور علی الاعلان کہتے تھے اسلام اب چند دنوں کا مہمان ہے۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان کہلانے والوں کی حالت نہایت ہی اندوہناک تھی وہ اسلام کی تعلیم اور اس کی خوبیوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بُری طرح عیسائیت کا شکار ہو رہے تھے۔ مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے اور شاندار اور شاندار اسلامی روایات میں پرورش پانے والے یا تو اپنے گھروں میں چھپے ہوئے اپنی زندگی کے دن گذار رہے تھے۔ یا پھر عیسائیت کے گڑھے میں گرنے کے لئے مجبور ہو رہے تھے۔ مسلمانوں کی یہ حالت عیسائی منادوں کے حوصلے بڑھا رہی تھی وہ زور شور کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ساز و سامان کے ساتھ حملہ پر حملے کرتے چلے جا رہے تھے اور قریب تھا کہ اسلام کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیتے اندریں حالات ایک دل تھا جو سوزاں تھا اور ایک سینہ تھا جو بریاں تھا ایک جان تھی جو پگھل گئی۔ ایک روح تھی جو تڑپ اٹھی اور اس کی پکار آستانہ الوہیت تک پہنچ گئی اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جو اسلام اور مسلمانوں کی دردناک حالت دیکھکر پکار اٹھے۔ ؎

ایں دو فکر دین احمد مغز جان ما گداخت
کثرت اعدائے ملت قلت انصار دیں
اے خداوند زود آور ما آبِ نصرت ببار
یا مرا بردار یا رب زیں مقام آتشیں

(مسیح موعود)

آپ نے ایک نئے علم کلام کی بنیاد رکھی دہریت و مادیت کے طوفان کو جو افق مغرب سے ظاہر ہو کر عالم پر چھا رہا تھا اپنی فقید النظیر قوت استدلال سے مقابلہ کرکے زیر کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے آب حیات کو دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر اسلام کی شوکت کو اظہر من الشمس کیا آپ کی زندگی اسی مقصد کے لئے وقف تھی۔ آپ نے اسلام کی تائید میں بے شمار لٹریچر شائع فرمایا یہی وہ لٹریچر ہے جو دنیا کو اسلام کا روشن چہرہ دکھانے والا ہے۔ قرآن کے محامد و محاسن کو + حسن کے اصلی روپ میں ظاہر کرنے والا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و مناقب کو ظاہر کرنے والا اور اسلام کی خوبیوں اور رعنائیوں کو عالم آشکار کرنے والا ہے اس میں وہ تریاق بھرا پڑا ہے جو دشمنان اسلام کے زہر کا مداوا ہو سکتا ہے۔ اس لٹریچر میں وہ روشنی ہے وہ نور ہے کہ جس کو لے کر آج ظلمت کدہ مغرب کو منور کیا جا سکتا ہے اور اس فاتح کو مفتوح بنایا جا سکتا ہے یہ کوئی افسانہ نہیں بلکہ حقیقت ہے اور ایسی حقیقت جن کو مخالف بھی تسلیم کرتا ہے۔ اخبار وکیل امرتسر اپنے زمانہ میں اسلامی اخباروں میں بلند پایہ اخبار تھا۔ بالخصوص اس اخبار کے ایڈیٹر مسلمانوں میں اپنے علم و فضل اور انشاء پردازی ہونے کی وجہ سے ایک ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ انہوں نے ایک مقالہ "موت عالم" کے نام سے سپرد قلم کیا۔ جس میں وہ لکھتے ہیں:۔

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں کسی تعارف کی محتاج نہیں اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے ..... جبکہ اسلام دشمنوں کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور مسلمان محافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب و وسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کر سکتے تھے ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان حقیقی کو سر راہ منزل مزاحمت سمجھ کر مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت کی زبردست طاقتیں اس کی آرزو کی پشت پناہی کے لئے ٹوٹی پڑتی تھیں اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے اور حملہ آور اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا ...... مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس ---- زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔ ...

ہر چند پادریوں نے اسلام کی مخالفت میں لٹریچر کا ہمالہ بنا کر کھڑا کر دیا مگر گندھک کے تودوں کے لئے چند شرارے کافی ہیں بر عکس اس کے کہ مسلمانوں کا لٹریچر اگر سرکشی اور تمرد کے حق میں توپ اور گولہ ہے تو طلب حق کے اضطراب سے تڑپنے والوں کے لئے صندل اور کافور ہے کاش اس کی تاثیر کی آزمائش کی جائے اور اسے عیسائی آبادی کی زبانوں میں منتقل کرکے کثرت سے شائع کیا جائے ...

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انھوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا (اخبار وکیل امرتسر)

"مرحوم کی وہ اعلےٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعہ ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرے کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے رد میں لکھی گئیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیئے گئے ہیں۔ آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا"

(کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

محمد عبدالحق مجاہد ۱۹ رحمٰن بلڈنگ
شالامار لنک روڈ مغلپورہ - لاہور

لیڈر

(بقیہ صلا)

اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے تو ہم اس کے جواب میں صرف اتنا کہتے ہیں کہ پھر یہ بھی مان لو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک، فوق البشر انسان تھے، جنہوں نے بغیر تمہاری سائنس اور فلسفہ کی مدد کے آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا وہ مقام متعین کر دیا جو مقام آپ آج یورپ کے مفکرین ان کے لئے متعین کرنا چاہتے ہیں مگر کافی مواد نہ ملنے کی وجہ سے کشمکش و پیچ میں پڑے ہوئے ہیں، کیا ایسی صورت میں مسلمانوں کا فرض نہیں کہ وہ یورپ اور امریکہ کے ترقی یافتہ ذہنوں کے سامنے یسوع مسیح کے متعلق قرآن کریم کی شہادت پیش کریں جو اس نے آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے دنیا کے سامنے رکھی تھی مگر عیسائیوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کئے رکھا لیکن آج جبکہ خود عیسائی مفکرین قرآن کریم کی تائید سائنس اور فلسفہ سے کر رہے ہیں کیا ہمیں نہیں چاہیئے کہ ہم ان کو بتائیں کہ دیکھو اسلام نے کتنا فطری اور عقلیتی تصور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پیش کیا ہے جس سے تم نہ انکار کر سکتے ہو اور نہ ہی اس کو جھٹلا سکتے ہو۔

آؤ ہم عیسائی مفکرین کو بتائیں کہ اگر تم "تاریخی مسیح" کی زیارت کرنا چاہتے ہو اگر تم حضرت مریم صدیقہ کا صحیح مقام معلوم کرنا چاہتے ہو تو آؤ قرآن کے آئینہ میں دیکھ لو!

درخواست دعا

ملک عبدالرشید صاحب کئی سال تک مشرقی افریقہ کے محکمہ ریلوے میں ملازمت کرنے کے بعد جولائی ۱۹۶۳ء میں بذریعہ بحری جہاز واپس پاکستان روانہ ہو رہے ہیں ملک صاحب نہایت مخلص احمدی ہیں اور سلسلہ اور سلسلہ کے مبلغین کے ساتھ بہت محبت رکھتے ہیں ابھی چند ماہ ہوئے کہ آپ کی والدہ محترمہ جو اپنے بیٹے کی واپسی کا انتظار کر رہی تھیں پاکستان میں فوت ہو گئی ہیں اور اس بات کا ملک صاحب کو بہت افسوس ہے

ملک صاحب نے اپنی روانگی سے قبل اپنا نہایت قیمتی فرنیچر احمدیہ مشن کمپالہ کو بطور ہدیہ دے دیا ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب موصوف کا دوران سفر میں حافظ و ناصر ہو اور ان کو بخیریت اپنے وطن پاکستان لے جائے اور وہاں بھی ان کو خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (محمد اسحٰق صوفی انچارج احمدیہ مسلم مشن کمپالہ)

ادائیگی چندہ وقفِ جدید سال ۱۹۶۳ء

ضلع سیالکوٹ کے سلسلہ دیل احباب کی طرف سے سال رواں کے چندہ کی وصولی درج ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرماوے اور تمام بہن بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین۔
(ناظم مال وقف جدید)

مکرم کیپٹن صاحب دین صاحب
سیالکوٹ۔ چھاؤنی ۵۰-۷
مکرم میجر زین العابدین صاحب ″ ۰۰-۸
مکرم کیپٹن ناصر محمود صاحب ″ ۰۰-۶
ڈاکٹر غلام نبی صاحب
ڈھیسی کوٹلی لوہاراں ۰۰-۶
عبدالرب صاحب درگانوالی ۰۰-۶
مکرم منیر محمد صاحب فاروقی اولاکھی کوٹھی ۶
محمد اکرم صاحب ″ ۰۰-۶
اللہ دین صاحب ″ ۲۵-۶
غلام حسین صاحب ″ ۰۰-۷
صابرہ بی بی صاحبہ ″ ۰۰-۶
فضل کریم صاحب ″ ۰۰-۶
محمد مالک صاحب ″ ۰۰-۶
عطاء اللہ صاحب چونڈہ ۵۰-۶
چوہدری غلام حیدر ولد نبھے خاں
مانگا چانگریاں ۰۰-۶
نبھے خاں صاحب ″ ۰۰-۶
چوہدری محمد عالم صاحب ″ ۰۰-۶
ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ ۰۰-۱۰
بلا تفصیل ۰۰-۳۵
محمود احمد صاحب بے گکھانوالی ۰۰-۱۲
مسعود احمد صاحب ″ ۰۰-۶
خواجہ محمد امین صاحب امیر حلقہ سنجر پال ۰۰-۱۰
بچگان معہ بیویاں ″ ″ ۰۰-۸
ملک سراج الدین صاحب ″ ۰۰-۷
حاجی ملک امام الدین صاحب ″ ۰۰-۸
عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ ″ ۰۰-۷
چوہدری خان بہادر صاحب ″ ۰۰-۷
والد مرحوم و والدہ صاحبہ
خواجہ معین الدین صاحب ″ ۰۰-۸
میاں احمد الدین صاحب ″ ۳۱-۶
والدین مرحوم ″ ۳۱-۶
محترمہ مائی بڈھی صاحبہ
والدہ محمد شریف موسیٰ والہ ۰۰-۶
چوہدری محمد حسین صاحب مع اہل و عیال ۰۰-۱۰
مستری نصیر احمد صاحب ″ ۰۰-۷
چوہدری نذیر احمد صاحب بھوپالوالہ ۰۰-۱۲
″ فضل الدین صاحب ملیانوالہ ۵۰-۶
ماسٹر محمد شریف ایم اے جنڈ شاہی ۰۰-۹
دل محمد صاحب ریوکے ۰۰-۶
چوہدری جان محمد صاحب ″ ۰۰-۱۵
محمد عبداللہ صاحب ڈنڈ پور کھوڑیال ۰۰-۹
مبارکہ بیگم صاحبہ ۰۰-۶

نبی احمد و علی احمد صاحبان پوہلہ مہاراں ۵۰-۱۳
محمد عبداللہ صاحب ڈنڈ پور کھوڑیال ۰۰-۹
مبارکہ بیگم صاحبہ ″ ۰۰-۶
چوہدری بشیر احمد صاحب بھوڈی طلبیاں ۵۰-۱۲
چوہدری محمد اسماعیل صاحب گدیال ۰۰-۶
گدیال کوٹ پڈا بلا تفصیل ۰۰-۲۴
چوہدری محمد علی صاحب داتا زید کا ۰۰-۶
محترمہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ
منشی اللہ رکھا ″ ۰۶-۶
چوہدری بشیر احمد صاحب ″ ۰۰-۸
ماسٹر محمد صدیق صاحب ″ ۳۱-۸
شریف دین ولد شکر دین صاحب ″ ۰۶-۶
محترمہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ محمد عبداللہ ۰۰-۶
مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
خلعہ صوبا سنگھ ۰۰-۶
عنایت اللہ صاحب مالوکے بھگت ۰۰-۰
اللہ رکھا صاحب ″ ۰۰-۶
محمد نواز صاحب ″ ۰۰-۶
محمد یوسف صاحب ″ ۰۰-۶
محمد صدیق صاحب ″ ۰۰-۶
چوہدری خیر دین صاحب ″ ۰۰-۶
فیض عالم صاحب ″ ۰۰-۶
مکرم کیپٹن نظام الدین صاحب
پنج گرائیاں ۰۰-۱۲
ماسٹر محمد صدیق صاحب ڈگری گھمن ۰۰-۶
مولوی عبدالسلام صاحب پیرو چک ۰۰-۶
چوہدری محمد دین صاحب بھڈال ۰۰-۱۶
مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب
امیر جماعت بہلولپور ۵۰-۱۳
مبارک علی صاحب ۰۶-۶
نواب الدین صاحب نارووال ۰۰-۶
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ علیپور والی ۰۰-۶
محترمہ مہر بی بی صاحبہ ″ ۰۰-۶
چوہدری عنایت صاحب ″ ۰۰-۶
″ غلام قادر صاحب کھیوباجوہ ۰۰-۱۱
احمد دین صاحب پسرور ۰۰-۶
سردار احمد صاحب کھرل بڈھلی ۰۰-۶
ماسٹر غلام احمد صاحب
معہ اہلیہ صاحبہ ″ ۲۵-۱۲
خواجہ قدرت اللہ بٹ ۰۰-۱۵
والد محترمہ ″ ″ ۰۰-۱۰
حکیم محمد شریف صاحب ۰۰-۶
ماسٹر محمد اقبال صاحب ۰۰-۶

خدام الاحمدیہ کا بائیسواں مرکزی سالانہ اجتماع

۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء

جملہ مجالس خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع ۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ قائدین اور زعماء سے گذارش ہے کہ وہ اجتماع کے سلسلہ میں ابھی سے ضروری انتظامات شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اجتماع میں شرکت کیلئے تیار کریں۔

اطفال کا علیحدہ اجتماع بھی ان ہی تاریخوں میں ہو رہا ہے اس لئے انہیں بھی اس کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔ ان اجتماعات کے پروگرام وغیرہ کے بارہ میں ضروری تفاصیل رسالہ خالد کی آئندہ اشاعتوں میں درج کر دی جائیں گی۔ پروگرام کے سلسلہ میں مجالس اگر کوئی تجاویز بھجوانا چاہیں تو جلد از جلد بھجوا دیں تا ان پر غور کیا جا سکے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم عبدالسلام صاحب ۹۷/D سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی نے اپنے بچوں کی امتحان میں کامیابی کی خوشی میں کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کروا دیا ہے۔
احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر لحاظ سے دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرماوے۔ (مینیجر)

۲۔ میری صحت چند روز سے علیل ہے۔ اپریشن تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ دوست دعا کریں کہ خداوند کریم مجھے شفائے کامل عطا کرے۔
(عبدالحمید خان گالھڑ گڑھی۔ گنگا پور تحصیل جڑانوالہ)

۳۔ خاکسار عرصہ چار سال سے دل کی تکلیف سے لاچار چلا آتا ہے۔ نیز عزیزم خواجہ محمد سلیم کا پتے کا اپریشن ہوا۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ (خواجہ محمد احمد سکنہ منڈی جڑانوالہ)

۴۔ بندہ کے بچوں نے مختلف امتحان دئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرمائیں اللہ کریم بچوں کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔
(خاکسار فضل الرحمٰن سیکرٹری جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا)

۵۔ میرا بیٹا بشیر الدین عبداللہ مورخہ ۶۳/۶/۱۴ سے مفقود الخبر ہے۔ شنید ہے کہ سندھ چلا گیا ہے۔ احباب کرام تلاش واپس بھیجکر ممنون فرمائیں وہ خود پڑھے تو جلد واپس آجائے۔ (مولوی عنایت اللہ پنشنر اکال گڑھ)

۶۔ برادرم عبداللطیف صاحب کارکن فضل عمر ریسرچ لاہور کی اہلیہ صاحبہ اور ان کا لڑکا عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔
عبدالحمید ڈار کارکن فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

معاصرین سے :-

اب تو ہی بتا تیرا مسلماں کدھر جائے
تقریر نہیں تکبیر ۔ ۹۳ مقامات پر فسادات

اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے

مولانا محمد منظور صاحب نعمانی ایڈیٹر "الفرقان" (لکھنؤ) کا بیان تازہ حج سے واپسی کے بعد :-

"جو تبدیلیاں میرے نزدیک لائق افسوس اور باعث تشویش ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ عام طور سے زندگی نہایت مسرفانہ ہے اور اس کے ساتھ مغربی طرز زندگی تیزی سے سرایت کئے جا رہا ہے عیش و نشاط اور رقص و سرود سے دلچسپی اور اس میں غلو کا اندازہ بس اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ہر ٹیکسی اور موٹر بس کے ساتھ ریڈیو لازماً لگا ہوا ہے اور اگر چار میل تک بھی جانا ہو تو ڈرائیور یہ تھوڑی سی مسافت بھی گانا سنے بغیر طے نہیں کرے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ خاص کر جدہ میں اکثر بڑے لوگوں کے گھروں میں گھریلو سینما کی مشین موجود ہے اور ماں باپ اور بچے بچیاں مل کر سینما کا شوق پورا کرتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اسکولوں میں خاص کر لڑکیوں کے سکولوں میں رقص و سرود کی وبا وہاں بھی آ چکی ہے اور اس کا جو اثر زندگی اور اخلاق پر پڑنا چاہیئے وہ پڑ رہا ہے ان چیزوں میں دینی احساس اس حد تک کُند سا ہو گیا ہے کہ حرم شریف کے قریبی بازاروں میں مَیں نے خود دیکھا کہ پلاسٹک یا چینی کی ایسی بڑی بڑی گڑیاں جو دیکھنے میں برہنہ بچیاں معلوم ہوتی ہیں، جن کا دیکھنا بھی شریف اور با حیا آدمی کے لئے باعث تکلیف ہوتا ہے۔ میرے رفیق سفر نے بتایا کہ مکہ معظمہ کی بعض دکانوں پر انہوں نے ایسی فحش کتابیں بھی دیکھیں جن کی اشاعت ہندوستان میں بھی خلاف قانون ہے"

(ندائے ملت ۱۴ جون)

یہ سب کچھ دیکھ لینے اور جان لینے کے بعد مولانا کعبہ کی تولیت و محافظت حیرت انگیز ہے اس سے بڑھ کر اور آخر کیا دیکھئے۔ گلی گلی گھر گھر۔ اتنی اشاعت فحش کے بعد۔ گھر والے کے اندر عصمت و پاک بازی کا وجود باقی رہنا عقل و قیاس میں آنے کی بات ہے! گھریلو سینما کی مشین جن کا ذکر مولانا سرسری کرتے گزر گئے ہیں۔ کیا ان میں کوئی درجہ فحش ترین منظروں کا اٹھ رہا ہوگا۔؟ واللہ اعلم۔ ہندوستان کے مولانا ابوالحسن علی ندوی اور پاکستان کے مولانا مودودی ان سب منکرات عظیمہ پر صبر کیسے کر سکے؟ اور ان سب کے مقابلہ میں سڑکوں کی تعمیر راستہ کی صفائی وغیرہ بھلا کوئی قدر و قیمت رکھتی ہے

یہ چیزیں تو اس سے کہیں بڑھ کر لندن و پیرس ماسکو۔ واشنگٹن میں موجود ہیں "

(صدق جدید ۲۸ رجون ۱۹۶۳ء)

تقریر نہیں تکبیر

ایک ممبر کی تقریر قومی اسمبلی پاکستان میں بجٹ پر بحث کے تیسرے دن:-

"حکومت آج ترقیاتی پروگرام کے نام پر پاکستان کی معیشت تباہ کر رہی ہے چنانچہ ملک اس وقت ۹ ارب ۴۲ کروڑ روپے کا مقروض ہے اور اس قرضے پر سے ہر سال ۴۰ کروڑ روپے سود ادا کرنا پڑتا ہے"

اور ایک دوسرے ممبر نے (جو مولانا قسم کے ہیں) کہا کہ :-

"ملکی تحفظ کا واحد حل یہ ہے کہ جمہوری روایات کو فروغ دیا جائے"۔

یہ "جمہوری روایات" تو خدا معلوم کیا بلا ہے اور بظاہر تو "ترقیاتی پروگرام" "قوت خرید" اور خاندانی منصوبہ بندی ہی کے خاندان کا لفظ معلوم ہوتا ہے لیکن اگر ایک غیر پاکستانی کا مشورہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت بے جا نہ تصور کیا جائے تو عرض یہ ہے کہ اس مفہوم کو ممبر صاحب بہتر طریقہ پر ان سادہ لفظوں میں بھی تو ادا کر سکتے تھے کہ ملک و ملت کی فلاح اسی میں ہے کہ ہم خلافت راشدہ کے طور طریقوں کو اپنا لیں اور اس دور کی سادگی و خشیت کو اپنے لئے دلیل راہ بنا لیں "

تکبیر ہی پہلے تقریر میں ہیں جھگڑے
ترک ہم نے کیا اس کو جس شور میں شر دیکھا

(صدق جدید ۲۸ رجون ۱۹۶۳ء)

۹۳ - مقامات پر فسادات

حزب اختلاف مغربی پاکستان کے اس انکشاف پر کہ محرم کے فسادات دو چار نہیں بلکہ ۹۳ مقامات پر ہوئے

قومی ذلت اور اسلامی احکام کی خلاف ورزی دونوں کے نقطۂ نظر سے فسادات کا سد باب ضروری ہے اور ہم پاکستان کے تمام باشندوں سے پرزور استدعا کرتے ہیں کہ وہ

* نہ تو ایک دوسرے کے خلاف جارحیت اختیار کریں

* نہ دوسرے گروہ کے بزرگوں کی شان میں گستاخی کریں اور نہ ہی اپنی مذہبی رسومات کو اس طرز پر انجام دیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ مقصد مذہبی رسوم کی ادائیگی نہیں بلکہ اپنے فرقے

کو نمایاں کرنا اور سیاسی فائدہ حاصل کرنا ہے۔

تحمل و بردباری ——— صبر و
رواداری ——— کو لازم رکھئے
اور قیام امن کو وہی اہمیت دیجئے جو اسلام نے اسے دی ہے

(المنبر ۲۹ جون ۱۹۶۳ء)

درخواست دعا

مکرم اقبال سعید صاحب بی اے بی ایڈ ربوہ نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر لحاظ سے دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے (مینیجر الفضل)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۸ جولائی۔ صوبائی وزیر خزانہ و داخلی امور شیخ مسعود صادق نے کل یہاں کہا کہ مغربی پاکستان میں میری پارٹی کے ارکان کی اکثریت اس رائے کی حامی ہے اور صوبائی اسمبلیوں کے آئندہ انتخابات بالغ رائے دہی کی بنیاد پر کرائے جائیں آپ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں خود بالغ رائے دہی کے نظام کا حامی ہوں۔

شیخ مسعود صادق نے سربراہ مملکت (صدر) کے انتخاب کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ صدر کا انتخاب تینوں اسمبلیوں کے ارکان کو کرنا چاہیئے آپ نے کہا کہ سابق آئین (۱۹۵۶ء) کے تحت صدر کے انتخاب کے لئے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان پر مشتمل انتخابی ادارہ قائم کیا گیا تھا آئندہ بھی یہ طریقہ جاری رکھا جا سکتا ہے۔

• راولپنڈی ۸ جولائی۔ اس مہینے کے آخر تک مغربی پاکستان کی کابینہ میں ۲ وزراء کا اضافہ کیا جائے گا۔ ان میں سے ایک کراچی سے ہوگا دوسرا سابق پنجاب سے اس کے بعد وزراء کی تعداد دس تک پہنچ جائے گی۔ اس امر کا انکشاف صوبائی وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں کیا انھوں نے کہا کہ کابینہ میں نئے وزراء کی شمولیت کے بعد محکموں میں ردوبدل کا بھی امکان موجود ہے۔

• شاہ کوٹ ۸ جولائی۔ مغربی پاکستان کے قائم مقام وزیر قانون ملک قادر بخش نے کل یہاں وحدت مغربی پاکستان کے مخالفوں کو انتشار پسند قرار دیا کہ جو لوگ دوبارہ یہ مسئلہ اٹھانے کی کوشش میں مصروف ہیں ان کا اصل مقصد ملک کی ترقی کی راہ میں مزاحم ہونا ہے۔

ملک قادر بخش نے جو یہاں میونسپل انٹرمیڈیٹ کالج کا افتتاح کرنے کے لئے آئے تھے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بعض افراد کی جانب سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ چھوٹے علاقوں کی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیشن قائم کیا جائے اور ایک یونٹ کے مسئلہ پر صوبہ میں ریفرنڈم کرایا جائے لیکن حکومت ایسا نہیں کرے گی کیونکہ اس بات پر رائے شماری کا مطلب یہ ہوگا، کہ صوبہ میں پھر انتشار اور افراتفری پھیل جائے اور ملک انتشار کا نشانہ بن جائے۔

• شاہ کوٹ ۸ جولائی۔ مغربی پاکستان کے قائم مقام وزیر قانون ملک قادر بخش نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سردار بہادر خاں ایک سچے محب وطن ہیں اور وہ ان کی بڑی عزت کرتے ہیں ملک قادر بخش نے سردار بہادر خاں سے اپیل کی کہ وہ کھل کر وحدت مغربی پاکستان کی حمایت کریں۔

• کراچی ۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے ایوان صنعت و تجارت کی فیڈریشن یورپی ملکوں کو جن میں اشتراکی ممالک بھی شامل ہیں متعدد تجارتی وفود بھیجے گا تاکہ ان سے تجارتی تعلقات کو اور زیادہ فروغ دیا جا سکے۔

ہر وفد کے دورے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہوگی یہ تمام دورے ستمبر کے آخر تک مکمل کر لئے جائیں گے۔

فیڈریشن کی تجویز ہے کہ ہر وفد زیادہ سے زیادہ پانچ افراد پر مشتمل ہو تاہم روس اور دوسرے اشتراکی ملکوں میں آٹھ ارکان کا وفد بھیجا جائیگا۔

• ڈھاکہ ۸ جولائی۔ اطلاع ملی ہے کہ آسام کے بھارتی حکام نے ضلع میمن سنگھ کی سرحدی چوکی کڑائی کے بالمقابل ایک بیراج تعمیر کر لیا ہے جس کی وجہ سے دریائے مینا گے کا پانی پاکستانی علاقے میں نہیں پہنچ سکتا اور اس علاقے کے عوام پانی کی سخت قلت محسوس کر رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ حکومت مشرقی پاکستان نے اس سلسلے میں حکومت آسام کے نام احتجاجی مراسلہ ارسال کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ یہ بیراج توڑ دیا جائے۔

• حیدرآباد ۸ جولائی۔ مغربی پاکستان کے وزیر مواصلات مسٹر محمد اکستو نے ایک بیان میں کہا ہے کہ تیسرے پنج سالہ منصوبے میں صوبے میں سڑکوں کی تعمیر کے پروگرام کے لئے ایک ارب روپیہ رکھا جائے گا۔ موجودہ پنج سالہ منصوبے میں اس مد میں صرف ۲۵ کروڑ روپیہ مختص کیا گیا تھا آپ نے کہا کہ موجودہ مالی سال میں صوبے میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے ۲½ ۷ کروڑ روپیہ رکھا گیا تھا جس میں سے حیدرآباد اور خیرپور کی سڑکوں پر ڈھائی کروڑ روپیہ صرف کیا گیا آپ نے کہا ٹھٹھہ سجاول روڈ پر چار کروڑ روپیہ خرچ کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے امسال اس سڑک کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔ یہ سڑک تین سال میں مکمل ہوگی آپ نے کہا کہ کراچی سے حیدرآباد تک جانے والی نئی سڑک کے بارے میں چھ ماہ تک حکومت کو مکمل رپورٹ مل جائے گی اگلے سال اس سڑک کی تعمیر شروع ہو جائے گی اس سڑک کی تکمیل کے بعد ان دونوں شہروں کے فاصلے میں ۲۵ میل کی کمی آ جائے گی۔

• لنڈن ۸ جولائی۔ تنکو عبدالرحمن وزیراعظم ملایا نے کل لنڈن پہنچ کر کہا میں وفاق ملائیشیا کے معاہدے پر کل دستخط کروں گا آپ نے کہا میں اپنے دوستوں کی اس اطلاع پر لنڈن آیا ہوں کہ امکانات روشن ہیں آپ نے بتایا کہ وفاق کی بات چیت کے دوران میں بڑی سودا بازی ہوئی ہے آپ نے بتایا ملایا ۱۹۵۷ء میں آزاد ہوا تھا اس وقت سے اب تک میرا ملک بڑی ترقی کر چکا ہے، یقیناً ملائیشیا کا وفاق کمیونزم کے مقابلے میں ایک مضبوط دیوار ثابت ہوگا اور باہمی اقتصادی کی ترقی کی رفتار تیز ہو جائے گی۔

• مظفرآباد ۸ جولائی۔ صدر آزاد کشمیر کے ایچ خورشید نے کہا ہے کہ رائے شماری کے علاوہ مسئلہ کشمیر کا کوئی اور حل تلاش کیا گیا تو اس سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا بلکہ پیچیدہ ہو جائے گا انھوں نے اعلان کیا کہ ریاست جموں و کشمیر کی سالمیت ختم کرنے کی ہر کوشش ناکام بنا دی جائے گی۔ صدر خورشید نے جو مغربی اور مشرقی پاکستان کے پروفیسروں کے ایک وفد سے بات چیت کر رہے تھے کہا کہ کشمیر اپنے محل وقوع کے اعتبار سے بین الاقوامی اہمیت رکھتا ہے اور یہ مسئلہ جب تک باقی ہے اس علاقے کے امن و امان کو خطرہ لاحق رہے گا۔ صدر خورشید نے کہا کہ کشمیری عوام صرف اس طرح مطمئن ہو سکتے ہیں کہ کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کیا جائے۔ ان قراردادوں میں کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کو تسلیم کیا گیا ہے اور اس حق کے حصول تک کشمیری عوام کی جنگ جاری رہے گی

• کراچی ۸ جولائی انسداد سیم و تھور کا امریکی مشن جس نے صدر کینیڈی کی ہدایت پر پاکستان کا دورہ کیا تھا اگلے سال ستمبر میں اپنی رپورٹ حکومت پاکستان کو پیش کر دے گا۔ صدر کے سائنسی مشیر پروفیسر عبدالسلام نے یہ بات بتائی انھوں نے حال ہی میں امریکہ کا دورہ کیا تھا۔ اور وہاں اس مشن کے ارکان سے تفصیلی بات چیت کی تھی۔

• جکارتا ۸ جولائی۔ انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو نے بینکوں کو خبردار کیا ہے کہ لوٹ مار اور منافع خوری کی کوشش برداشت نہیں کی جائیگی صدر سوئیکارنو نے کہا کہ ولندیزی دور میں انڈونیشیا کے بینک نوآبادیاتی اور سرمایہ داری کے نظام کے خادم تھے لیکن اب بینکوں کو انقلاب کا پرزہ بننا ہوگا اور جمہوریہ انڈونیشیا کی امداد کرنی ہوگی صدر سوئیکارنو نے انڈونیشیا کا سنٹرل بینک قائم کرنے کے ارادہ کا اظہار کیا۔ جو تمام بینکوں کی نگرانی کرے گا۔

• میری ٹیمورد ۸ جولائی۔ افریقی ممالک کی نیشنل کانگریس میں جنوبی افریقہ کا بائیکاٹ کرنے کا جو منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ اس کے ردعمل کے طور پر جنوبی افریقہ میں وسیع پیمانے پر گرفتاریاں عمل میں آنا شروع ہو گئی ہیں۔ گذشتہ روز صرف دو دن میں چھیالیس افراد کو گرفتار کیا گیا۔ بعض سیاسی حلقوں نے کہا ہے کہ بائیکاٹ کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ وہ کسی حد تک ناکام ہو گیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم بابا رحیم دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آٹھ دس یوم سے بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

(خاکسار۔ محمد علی جوہر ۔ ربوہ)

• لنڈن ۸ جولائی گذشتہ ماہ برطانیہ میں آتشزدگی کی وارداتوں سے ۷۰ ۵ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا اس سال کے پہلے پانچ ماہ میں ان وارداتوں سے ۳ کروڑ ۲ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا جو ۱۹۶۲ء کے مقابلہ میں ۲۵ فی صدی زیادہ تھی

• لنڈن ۸ جولائی۔ عام طور پر سائنس دان زمین کی عمر ۵ ارب سال بتاتے ہیں۔ لیکن ممکن ہے کہ یہ اس سے بھی زیادہ پرانی ہو۔ اب تک زمین سے جو چٹانیں ملی ہیں وہ زیادہ سے زیادہ ۳ ارب ۵۰ کروڑ سال پرانی ہیں۔ اس سے زیادہ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ زمین کے خول کے بننے کا زمانہ مزید ۱½ ارب سال ہوگا اور اس طرح دنیا کی عمر تقریباً ۵ ارب سال ہو سکتی ہے۔ لیکن روس کے ماہر ارضیات پروفیسر ایوک کو لنگ نے بتایا کہ بالٹک کے علاقے میں ایسی چٹانیں پائی گئی ہیں جو تقریباً ۵ ارب سال پرانی ہیں اگر پروفیسر گرلنگ کی تحقیقات کی تصدیق ہو گئی تو دنیا کی عمر کے اندازے کو تبدیل کرنا ہوگا۔

لنڈن ۸ جولائی۔ ادارہ راک فیلر کے ڈاکٹر بادر ڈشتا ئیڈ نیو یارک میں متعدی امراض پر قابو پانے کا ایک نیا طریقہ نکال رہے ہیں جس کے تحت مختلف بیماریوں کے جراثیم کو ختم کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

عمان ۸ جولائی۔ حکومت اردن نے ہندوستان کو ۰۰۰, ۵۰ ٹن اردنی فاسفیٹ برآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے بدلہ میں ہندوستان سے جائے پٹ سن اور زرعی سامان خریدنے کا معاہدہ کیا گیا

• لنڈن ۸ جولائی۔ انگلستان میں ہر سال صنعتوں یا جنگلات کے قیام کے لئے تقریباً ۳۰ ہزار ایکڑ قابل کاشت زمین کو منتقل کیا جاتا ہے۔

> **حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری**
> **اب بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہیں**
>
> ربوہ ۸ جولائی۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو پچھلے دنوں بخار کی شکایت رہی ہے اب چند روز سے بفضلہ تعالیٰ بخار اتر گیا ہے۔ لیکن کمزوری ابھی باقی ہے۔ جو آہستہ آہستہ دور ہو رہی ہے احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔